تعزیہ داری اور اعلی حضرت

یہ فتنوں کا دور ہے ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں جہال زمانہ نے ہر سو اپنی جہالت کا اودھم مچا رکھا ہے ان فتنوں میں ایک فتنہ یہ بپا ہو چکا ہے کہ فتاوی رضویہ کا نام لے کر ناجائز امور کو جائز بتانے اور قوم وملت کو فسق وفجور کے قعر عمیق میں ڈالنے اور نیم رافضیت ورافضیت کو تقویت پہچانے کی ناتمام کوششیں جاری ہیں اس طرح فتاوی رضویہ کی سندی ومعیاری حیثیت کو بھی مسخ کرنے کے در پے ہیں اور یہ فتنے اس پیلی بھیت سے اٹھے ہیں جہاں سے مسلک اعلی حضرت کا بڑے زور وشور سے اشاعت وترویج ہوئی ہے حضور شیر بیشہء اہل سنت حضور محبوب ملت حضور مشاہد ملت حضور مشہود ملت فاتح کرناٹک حضور منصور ملت علیہم الرحمۃ والرضوان کے احسانات کو کبھی دنیائے سنیت فراموش نہیں کر سکتی ہے لیکن انہیں کے گھرانے کے کچھ افراد اپنے ہی گھرانے کے بزرگوں کی روش سے ہٹ کر انہیں مردہ باد کہہ رہا ہے اور مردہ باد کے نعرے لگا رہا ہے بزعم باطل یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ فتاوی رضویہ کی اشاعت وترویج کر رہا ہے انہیں ان کے بڑوں نے بچپن ہی میں فتاوی رضویہ ہاتھ میں دیا ہے اسے کبھی بھی کسی عالم کی حاجت نہیں ہوئی کیونکہ اس کے ہاتھ میں فتاوی رضویہ ہے اب اس کا دعوی ہے کہ تعزیہ بنا کر گشت کرانا جائز ہے اور یہ فتاوی رضویہ میں ہے اور وہ اپنے دعوی میں فتاوی رضویہ کی جو عبارت پیش کی ہے ذرا اس کا جائزہ لیں اور غور کریں کہ جو کام آج تک دشمنان اعلی حضرت نے کیا وہ کام یہ کر رہا ہے 'وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے:

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ اپنی تصنیف اعالی الافادۃ میں ایک سوال کے جواب میں

فرماتے ہیں: (۱) تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضۂ پرنور شہزادۂ گلگوں قبا حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علٰی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیرہ ہر غیر جاندار کی بنانا، رکھنا، سب جائز، اور ایسی چیزیں کہ معظمان دین کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان کی تمثال بہ نیت تبرک پاس رکھنا قطعاً جائز، جیسے صدہا سال سے طبقۃً فطبقۃً ائمہ دین وعلمائے معتقدین نعلین شریفین حضور سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نقشے بناتے اور ان کے فوائد جلیلہ ومنافع جزیلہ میں مستقل رسالے تصنیف فرماتے ہیں جسے اشباہ ہو

(۱) امام علامہ تلمسانی کی فتح المتعال وغیرہ مطالعہ کرے، مگر جہال بیخرد نے اس اصل جائز کو بالکل نیست ونابود کر کے صدہا خرافات وہ تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الاماں الاماں کی صدائیں آئیں، اول تو نفس تعزیہ میں روضۂ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی، ہر جگہ نئی تراش نئی گھڑت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت، پھر کسی میں پریاں، کسی میں براق، کسی میں اور بیہودہ طمطراق، پھر کوچہ بکوچہ ودشت بدشت، اشاعت غم کے لئے ان کا گشت، اور ان کے گرد سینہ زنی، اور ماتم سازشی کی شور افگنی، کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے، کوئی مشغول طواف، کوئی سجدہ میں گرا ہے، کوئی ان مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام علٰی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک پنّی سے مرادیں مانگتا منّتیں مانتا ہے، حاجت روا جانتا ہے، پھر باقی تماشے، باجے، تاشے، مردوں عورتوں کا راتوں کو میل، اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں۔ غرض عشرہ محرم الحرام کہ اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت ومحل عبادت ٹھہرا ہوا تھا، ان بیہودہ رسوم نے

جاہلانہ اورفاسقانہ میلوں کا زمانہ کردیا پھروبال ابتداع کا وہ جوش ہوا کہ خیرات کوبھی بطور خیرات نہ رکھا، ریاء وتفاخرعلانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاجوں کودیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر پھینکیں گے روٹیاں زمین پرگررہی ہیں رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے پیسے ریتے میں گر کرغائب ہوتے ہیں، مال کی اضاعت ہورہی ہے، مگرنام تو ہوگیا کہ فلاں صاحب لنگرلٹارہے ہیں، اب بہارعشرہ کے پھول کھلے، تاشے باجے بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم، بازاری عورتوں کا ہرطرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم، جشن یہ کچھ اوراس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہا حضرات شہداء رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے جنازے ہیں، کچھ نوچ اتار باقی توڑتاڑ دفن کردیئے۔ یہ ہرسال اضاعت مال کے جرم ووبال جداگانہ رہے۔اللہ تعالٰی صدقہ حضرات شہدائے کربلا علیہم الرضوان والثناء کا ہمارے بھائیوں کونیکیوں کی توفیق بخشے اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے، آمین! اب کہ تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعاًبدعت وناجائزوحرام ہے، ہاں اگر اہل اسلام جائزطور پر حضرات شہدائے کرام علیہم الرضوان کی ارواح طیبہ کوایصال ثواب کی سعادت پر اقتصار کرتے تو کس قدرخوب ومحبوب تھا اوراگرنظرشوق ومحبت میں نقل روضۂ انور کی حاجت تھی تو اسی قدرجائز پرقناعت کرتے کہ صحیح نقل بغرض تبرک وزیارت اپنے مکانوں میں رکھتے اوراشاعت غم وتصنع الم ونوحہ زنی وماتم کنی ودیگرامورشنیعہ وبدعات قطعیہ سے بچتے اس قدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگراب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اورتعزیہ داری کی تہمت کا خدشہ اورآئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلاء بدعات کا اندیشہ ہے، اورحدیث میں آیا ہے:

اتقوا مواضع التھم: (کشف الخفاء حدیث ۸۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۳۷)(اتحاف

السادۃ کتاب عجائب القلب بیان تفصیل مداخل الشیطان الی القلب ،دار الفکر بیروت ۷/۲۸۳)۔

تہمت کے مواقع سے بچو:

اورواردہوا:من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلایقفن مواقف التھم (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی کتاب الصلوٰۃ باب ادراک الفریضۃ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی ص۲۴۹)۔

جوشخص اللہ تعالٰی اورآخرت پرایمان رکھتاہے وہ ہرگزتہمت کےمواقع میں نہ ٹھہرے:لہٰذا روضۂ اقدس حضورسیدالشہداءرضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایسی تصویربھی نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کےصحیح نقشے پرقناعت کرےاوراسے بقصدتبرک بےآمیزش منہیات اپنے پاس رکھےجس طرح حرمین محترمین سے کعبہ معظّمہ اورروضہ عالیہ کےنقشے آتے ہیں یادلائل الخیرات شریف میں قبورپرنور کےنقشے لکھے ہیں۔(والسلام علی من اتبع الھدی، واسبحٰنہ وتعالٰی اعلم: فتاوٰی رضویہ ج ۱۶/ ۶۴۹ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمدرضااکیڈمی بریلی شریف الرسالہ مسمی بہا"اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہندو بیان الشہادۃ)۔

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ نےکربلائےمعلٰی کی صحیح نقل بناکربہ نیت تبرک گھرمیں رکھنےکوجائزقراردیااوران کی تمثال بہ نیت تبرک پاس رکھنےکوقطعاجائزکہا(اورآج بھی اسےکوئی ناجائزنہیں کہتاہے)۔

تھوڑاآگےچل کرفرماتے ہیں کہ اپنے مکانوں میں رکھےمگراب اس میں بھی اہل بدعت سےایک مشابہت اورتعزیہ داری کی تہمت کاخدشہ اورآئندہ اپنی اولادیااہل اعتقاد کے لئےابتلائےبدعات کا

اندیشہ ہے صرف کاغذ کے نقشے پر قناعت کرے :اس مقام پر بھی صاف صاف تعزیہ بنانے کو بدعت کہہ رہے ہیں اسے بنا کر گھر میں رکھنے کو بھی منع فرما رہے ہیں اور اس سے بچنے کا حکم حدیث پاک کی روشنی میں دے رہے ہیں یہاں تو مروجہ وغیر مروجہ تعزیہ بنانے کی ممانعت روشن ہے اور اشاعت غم کے لئے گشت اور تماشے ۔ باجے ۔ تاشے اور اوپر ذکر کردہ دوسرے امور کو شمار کراتے ہوئے فرماتے ہیں (اور تعزیہ) اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے (جو) قطعا بدعت و ناجائز وحرام ہے :جس تعزیہ کے سامنے جا کر ملنگ جی نعرہ لگا رہے تھے اور اسے تعزیہ شریف کہہ رہے تھے ایسے تعزیہ بنانے والے کو فاضل بریلوی قدس سرہ "جہال بے خرد سے تعبیر فرما رہے ہیں:

(۲) انجمن اسلام اہلسنت و جماعت سہسوانی ٹولہ بریلی شریف سے ۱۰ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ میں ایک سوال ہوا کہ دس محرم الحرام جمعہ کا دن ہے جمعہ کے پیش نظر عوام اہل سنت اور سنی حنفی اہلیان انجمن نے جمعہ کی نماز کا اہتمام کیا ہے .جس میں تعزیہ دار بدعتی بھی شامل ہیں اور اسی کے باعث جماعت کثیر ہے کیا اس جماعت میں شریک ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں' کیا اس جماعت میں شریک ہونے پر کثرت جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں ایسی جماعت میں شریک ہونے سے گہنگار ہونا لازم تو نہ آئے گا (تلخیص سوال) محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جب کہ جماعت کا انتظام سنی حنفی اصحاب نے کیا اور امام سنی حنفی جامع شرائط امامت ہوگا تو اس میں بلا شبہ جماعت کثیر کا ثواب ملنے کی امید واثق ہے ۔تعزیہ داری ایک بدعت عملی ہے وہ اس حد تک نہیں کہ اس کے مرتکب معاذ اللہ رافضی وہابی وغیرھم خبثاء کی مثل ہوں یا معاذ اللہ ان کی جماعت جماعت نہ ہو یا ان سے

اجتناب ایسا ہی فرض ہو جیسا ان خبیثوں سے۔ضروریات دین بالائے سر۔وہ عقائد ضروریۂ اہل سنت کے بھی منکر نہیں۔نہ محبوبان خدا کی معاذ اللہ توہین کرتے ہیں۔نہ کسی محبوب بارگاہ سے معاذ اللہ دشمنی رکھتے ہیں پھر ان خبیثوں کو ان سے کیا نسبت۔یہ عقیدۃ ہم میں سے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں۔برائے جہالت و نادانی اس میں لہو ولعب وافعال ناجائز شامل کرتے ہیں لہذا ان کی جماعت پر حکم جماعت نہ ماننا محض ظلم ہے اور جب اس کی نیت تماشا دیکھنے کی نہیں نماز با جماعت کثیر کی نیت ہے تو راستے میں ان چیزوں پر نگاہ پڑنے کا اس پر الزام نہیں جیسا کہ زمانۂ عرس میں آج کل مزارات طیبہ کی حاضری ۔(فتاوی رضویہ ج ۸/ ۴۵۵ مترجم مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات)۔اس مقام پر تعزیہ کے جائز ہونے کا قول نہیں ہے بلکہ تعزیہ داری کو بدعت عملی قرار دیا ہے البتہ وہ سنی عوام جو بہکاوے میں آکر تعزیہ داری کر رہے ہیں لیکن ان کا عقیدہ سنیوں والا ہے تو اسے وہابی۔رافضی اور بدعقیدہ نہیں کہا جائے گا مگر اس کے اس فعل کو جہالت اور نادانی سے تعبیر فرمایا ہے اور اس فعل کو بدعت عملی قرار دیا ہے تو بات واضح ہے کہ یہ فتنہ گر اپنی ضد۔ہٹ اور کبر ونخوت میں آکر بدعت کو پھیلا رہے ہیں جو مقام غور ہے۔

(۳)۔تعزیہ محرم میں بطور یادگاری امام حسن۔حسین علی جدھما وعلیہما السلام بنانا جائز ہے یا نہیں: اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ: تعزیہ بدعت وگناہ ہے۔بطور یادگاری امام ان کے ذکر فضائل ونذر ثواب سے ہو (فتاوی رضویہ ج ۱۵/ ۲۳ کتاب الحظر و الاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

(۴) تعزیہ بنانا گناہ ہے کفر نہیں (فتاوی رضویہ ج ١٦/ ٦١٩ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

(۵)۔تعزیہ (بنانا) ضرور ناجائز و بدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں: آخری میں اعلی حضرت فرماتے ہیں کہ اس کا مرتکب قابل بیعت نہیں (یعنی وہ فاسق معلن ہے (فتاوی رضویہ ج١٦/ ٦٢٦/ ٦٢٧ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

(٦)۔تعزیہ رائجہ مجمع بدعتِ شنیعہ سیئہ ہے اس کا بنانا دیکھنا جائز نہیں اور تعظیم وعقیدت سخت حرام واشد بدعت (ہے) (فتاوی رضویہ ج١٦/ ٦٢٨ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

(٧)۔تعزیہ بنانا ناجائز و بدعت ہے۔اس کا بنانا گناہ و معصیت اور اس کے اوپر شیرنی وغیرہ چڑھانا محض جہالت ہے اور اس کی تعظیم بدعت و جہالت اور جو تعزیہ کو ناجائز کہے اس بنا پر اسے کافر یا مرتد کہنا اشد گناہ کبیرہ ہے کہنے والے کو تجدید اسلام و نکاح چاہئے۔ یونہی اس وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا مردود و باطل ہے البتہ اگر کسی وہابی کو مرتد و کافر کہا تو مضائقہ نہیں اور وہابی کے پیچھے نماز بے شک ناجائز ہے جو تعزیہ داری میں غلو رکھے یا اس سے معروف ہو اگرچہ غلو نہ رکھے اس کے پیچھے بھی نماز نہ (پڑھنی چاہئے مگر پڑھیں تو ہو جائے گی ہاں اسے امام بنانا منع ہے (فتاوی رضویہ ج١٦/ ٦٣٦ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ کا رسالہ تعزیہ داری و بدعات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ

رسالہ کا اکثر حصہ تعزیہ داری کے ناجائز و بدعت بدعت سیئہ بدعت شنعہ ہونے کے بیان سے بھرا ہوا ہے اور غیر مروجہ تعزیہ کو بھی شیعہ کی مشابہت سے تعبیر فرمایا ہے اور اسی میں ڈھول تاشے باجے کی حرمت کا بیان بھی موجود ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

(۸) ڈھول بجانا حرام ہے (فتاوی رضویہ ج ۱۶/ ۶۲۹ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:
(۹) یونہی علم۔تعزیئے۔تخت۔جریدے۔باجے۔کھیل۔تماشے سب بیہودہ (امور) و بدعت وممنوع ہیں (فتاوی رضویہ ج ۱۶/۶۳۳ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

(۱۰) علم۔تعزیہ۔بیرق۔مہندی جس طرح رائج ہیں بدعت ہیں اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعۂ حاجت روا سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اسے (ذریعہ) منت جاننا اور حماقت اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ہے (فتاوی رضویہ ج ۱۶/ ۶۳۶ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف) (۱۱)۔تعزیہ جس طرح رائج ہے ضرور بدعت شنیعہ ہے جس قدر بات سلطان تیمور نے کی کہ روضۂ مبارک حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح نقل تسکین شوق کو رکھی وہ ایسی تھی جیسے روضۂ منورہ و کعبۂ معظّمہ کے نقشے۔اس وقت تک اس قدر میں

حرج نہ تھا اب بوجہ شبیہ شیعی اس کی بھی اجازت نہیں ۔ یہ جو باجے ۔ تاشے ۔ مرثیے ۔ ماتم ۔ برق پری کی تصویریں ۔ تعزیے سے مرادیں مانگنا اس کی منتیں ماننا اسے جھک جھک کر سلام کرنا سجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ بدعات کثیرہ اس میں ہوگئی ہیں اور اب اسی کا نام تعزیہ داری ہے یہ ضرور حرام ہے (فتاوی رضویہ ج ۱۶/۶۴۰ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

(۱۲)۔ تعزیہ میں کسی قسم کی امداد جائز نہیں: قال اللہ تعالیٰ (ولا تعاونوا علی الاثم و العدوانِ) طریقۂ مذکورہ ضرور فسق واتباع روافض اور تعزیہ (بنانے) کو جائز سمجھنا فسق عقیدہ مگر انکار ضروریات دین نہیں (فتاوی رضویہ ج ۱۶/۶۴۲ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

(۱۳)۔ محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ: تعزیہ بنا کے نکالنا ۔ اس کے ساتھ ڈھول نقارے بجانا قبر کی صورت بنا کر جنازہ کی طرح نکالنا ۔ اس پر پھول وغیرہ چڑھانا جائز ہے یا نہیں ۔

(۱۴)۔ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سب باتیں ناجائز ہیں (فتاوی رضویہ ج ۱۶/۸۴۲ کتاب الحظر والاباحہ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)۔

اب ذرا ان مدعیان باطل سے سوال کریں کہ کیا محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ کو اعلان کے

لئے ڈھول بجانے والے جزئیہ جو شامی میں منقول ہے وہ معلوم نہیں تھا کہ اس مقام پر ڈھول بجانے کو حرام قرار دیا واضح ہے کہ ان مدعیان باطل کا مقصد فتنہ گری اور عوام اہل سنت کو گمراہ کرنا ہے اور اس کے ذریعہ پس پشت کسی سے زر لینا ہے اس کے سوا کچھ نہیں:

البتہ عوام وخواص اہل سنت سے گزارش ہے کہ تعزیہ داری کے ناجائز و بدعت سیئہ اور حرام ہونے پر اکابرین اہل سنت کا اتفاق ہے مگر یہ سنابل اور سنابلی ظالم تعزیہ کے خلاف بولنے والے پر مردہ باد کے نعرے لگائے اور آپ خموش ہیں آپ کی غیرت کیوں نہیں جاگتی کیا اب بھی وقت نہیں آیا ہے کہ ان کا دندان شکن جواب دیا جائے۔

محمد مقصود عالم فرحت ضیاء

(خلیفئہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دارالافتاء و القضاء وسرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی ہاسپیٹ وجینگر -وڈو- کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ولاء روڈ سنتے پیٹ و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ کرناٹک الہند)